شہر قم

<"xml encoding="UTF-8?>

شہر قم

ماخوذ از کتاب: چھل حدیثِ قم و حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا

شہر«قم» نفیس، مقدس اور مذھبی شہروں کے مجموعے میں گوھرنگین کی مانند چمکتا ہے
یہ ایک ایسا شہر ہے جہاں فضیلت، فقہ و فقاھت اورولایت وحاکمیت کا جلوہ اورمظہر ہےجس کی نشانی جہاد، جرات اور شہادت ہے ۔
یہ ایک ایسا شہر ہےجو پاکیزگی، شرافت اور تشیّع کا مرکز ہے، جہاں کے شہری صدیوں سے اپنے دلوں میں داغِ عشق و محبّت اھل بیت علیھم السلام منور ہے اور اس سے آشنا اور مأنوس ہے۔
یہ ایک ایسا شہر ہے جس کی زیارت سےانسانی روح پاک و صاف ہوتی ہے، اس کا دائرہ عقل و فکر کو ثمر آور بناتا ہے،

اور اس شہرکی سابقہ تاریخ مکتب ناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اورمحبّ اھل بیت علیھم السلام کی یاد دلاتی ہے۔
شہر قم ایسا شہر ہے جس کا نام سینکڑوں سالوں سے ہر انسان کی زبان زد عام آم تھا اور ہے اور رہے گا۔
شہر قم ایک ایسا شہر ہے جوحدّاقل آخری پیغمبر عظیم الشأن کے آسمان پر معراج کے بعد سے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کےاھل بیت علیھم السلام کی توجّہ کا مرکز تھا، وہ شہر جو امیرالمؤمنین علیہ السلام کے فرمان کے مطابق شہروں میں سےشہر قم سالم ترین شہر ہیں،
شہر قم ایسا شہر ہے جو ولایت علی علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کی اور آپ کی اولاد کی ولایت کو قبول کرتا ہے، شہر قم ایسا شہر ہے جس نے آگے بڑھ کر اپنے لئے بے شمار افتخارات اور اعزازات حاصل کئے ہےایک ایسا شہر جس نے زکریا بن آدم، اشعری، قمیوں، صدوقیوں، حائریوں، علی بن بابویہ، ملا صدرا ، بروجردی اور مختصراً رہبر کبیر انقلاب بت شکن خمینی(رحمۃ اللہ علیہم) جیسے شخصیات اور رہبروں کو اپنے دامن میں پرورش کی۔

وہ شہر جس میں بہت ساری مقدس مساجد اور عبادت گاہین موجود ہیں جیسے مسجد مقدس امام حسن عسکری علیہ السلام جو خود امام عسکری علیہ کے فرمان کے مطابق ان کے دو عظیم المرتبت صحابیوں کے دست مبارک سے بنی اسی طرح مسجد صاحب الزمان علیہ السلام، یعنی مسجد مقدسِ جمکران، جہاں دنیا بھر سے ہزاروں عاشقان امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف ہر ہفتے اپنے مہدی موعود عجل اللہ فرجہ الشریف سے اظہارِ عقیدت و ارادت کےلئے اس مقدس مسجد میں حاضری دینے آتے ہیں۔
بالآخرہ وہ شہرجس میں حضرت معصومہ علیہاالسلام اور حوزہ علمیّہ ہے۔ ایک ایسا شہر اور میدان ہے جو حضرت حجۃ بن الحسن العسکری علیہ السلام کی توجہ اور مرحوم آیہ اللّٰہ العظمی حاج شیخ عبدالکریم حائری یزدی کے دست مبارک سے سال ۱۳۰۱ ھجری قمری میں تأسیس اور قائم ہوا۔ ایسا شہر جہاں ایسی شخصیات نے پرورش پائی جن کی توسط سے اسلام کا پرچم پوری دنیا میں منور کیا، اور ڈھائی ہزار سال پرانی ظالم

وجابرحکومت کو جڑ سے اکھاڑ پھینک کر خالص ناب محمدی صلي الله عليه و آله وسلم اور اسلامی حکومت اوراسلامی انقلاب کا آغاز ہوا۔
ہاں وہی شہر جس میں حوزہ علمیّہ کے علاوہ حضرت فاطمہ معصومه علیهاالسلام دختر امام موسی بن جعفر علیهماالسلام اور خواهر امام هشتم علیه السلام بھی مقیم تھیں۔ وہ خاتون جو روزِ اوّل ماه ذی القعده سال ۱۷۳ هجری قمری کو شیعوں کے ساتویں امام کے بیت الشرف میں پیدا ہوئے

[مستدرك سفينة البحار، ج 8، ص257]

اور آپ کی اٹھائیس سال کی عمر میں یعنی سنہ 201 هجری قمری میں پرورش اپنی والدہ کی دامن پرمھر و محبت مادری اور والد کے سایہ امامت اورپدر ی میں تربیت ہوئی (اپنے برادر ارجمند حضرت امام رضا علیه السلام کی تبعید اورجلاوطنی کے بعد سنہ 200 ہجری قمری میں مأمون عباسی مدینہ سے خراسان یعنی ایران میں لایا گیا)۔
جب حضرت معصومه علیهاالسلام ساوه گاؤں پہنچیں تو آپ کو زہر دی گی یا دوسری روایت کےمطابق آپ علیہا السلام بیمار پڑ گئیں۔ اس وقت آپ علیہا السلام نے ساوہ گاؤں اور شہر قم کےدرمیان فاصلے کے بارے میں سؤال کیا، اور حضرت معصومه علیهاالسلام ایسی بافضیلت خاتون تھی آپ مستقبل کے بارے میں نظر آنے والی دینی امور اور معلومات اپنے آباء و اجداد سے حاصل کی تھی، اور یہ جانتی تھی کہ مستقبل میں اس سرزمین کے لئے ایک مرکز اورمحورکی ضرورت ہوگی۔ ایک مرکز جہاں آپ کی آرامگاہ اور ایک مرکز بنے گی اس لئےآپ علیہا السلام نے شہر مقدس قم لےجانے کا حکم اور دستور دیا۔
اس وقت سعد کےخاندان والوں کو اس صورتحال سےمطلع ہوئی تو آپ علیہا السلام کی استقبال کے لئے گئے اور اسے اپنےمنزل مشرف ہونے کی دعوت دی۔ موسی بن خزرج زمام شتر (اونٹ)کی لگام اٹھا کر اپنے گھر لے گئے۔ یہ وہی جگہ ہےجہاں آپ علیہا السلام کی محراب و محل نماز کی جگہ ہے اور اسی جگہ ایک مدرسہ علمیه(ستیه)بنایا گیا تھا۔جہاں پر آپ علیہا السلام سولہ یا سترہ دن کی مختصرعلالت کے بعد 12 ربیع الثانی 2011ء کو اس دارفانی کو وداع کر گئی۔

[مستدرك سفينة البحار، ج 8، ص257]
مرحوم محدث قمی اپنی کتاب سفینة البحار میں نقل کرتے ہیں: جب حضرت فاطمه معصومه علیهاالسلام اس دارفانی کو وداع کر گئی توانہیں غسل و کفن دیاگیا تو سعد خاندان میں اختلاف ہوا کہ انہیں قبر میں کون اتارے گا، اسی دوران دو گھوڑے سواراتریں اور حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کے پاکیزہ جنازہ اور بدن مطھر پر نماز پڑھی اور سرداب میں اس بانوں محترمہ کوسپردِخاک کیا اور پھر قبرمطھر سے نکل کر دوبارہ گھوڑے پر سوار ہو کر واپس چلے گئے مگر معلوم نہیں ہوسکے کہ یہ حضرات کون تھے۔
البتہ معاصر کے مصنفین نے احتمال دیتے ہوئےلکھاہے کہ یہ دونوں سوار امام هفتم و امام هشتم علیهماالسلام تھے۔ اس کے بعد لکھا ہے کہ: یہ اس خاتون کی نہایت جلالت قدر اورعظمت پر دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ معصوم اورامام ہی کسی معصوم اور امام ہی سپردخاک کیا جاتا ہے۔
"حضرت معصومہ اور قم"، تحریر محمد حکیمی، صفحہ 46۔ .

معصومین علیہم السلام کے نظریات اور باتوں کو سمجھنے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خالص اسلام کو

اس شہر سے پوری دنیا تک پھیلانے اور پھیلانے کی امید میں۔
[کتاب"حضرت معصومہ اور قم"، تحریر محمد حکیمی، صفحہ 46] ۔ چھل درّ گرانبھا
یہ ایسا شہر ہے جس میں مدفن ، خاتون ،خاندان عصمت و طھارتاور عظمت و بافضیلت خاتون اورمعصومین علیہم السلام کےگفتار، نورانی کلمات اور چالیس درّ گرانبھا کو سمجھنے اور نشر اسلام ناب محمدی صلي الله علیه و آله وسلم کو اس شہر سے پوری دنیا تک پھیلانے اور اس باعظمت خاتون کی زیارت کی امیدیں "شَرمِنْدَۂ تَعْبِیر ہو ان شاءالله ۔

«حضرت معصومه و قم»، تحریر محمد حکیمی، ص 46]

شَرمِنْدَۂ تَعْبِیر

خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا
دل مکمل کبھی تسخیر نہیں ہو سکتا
آج روٹھے ہوئے ساجن نے بلایا ہے مجھے
آج تو کچھ بھی عناں گیر نہیں ہو سکتا
ہو نہ ہو یہ کوئی اپنا ہی کھلا ہے مجھ پر
میرے دشمن کا تو یہ تیر نہیں ہو سکتا
باندھ لے دوست گرہ میں یہ مرا فرمایا
کچھ بھی کر لے تو مگر میر نہیں ہو سکتا
کربلا کے لئے مخصوص ہے بس ایک ہی شخص
دوسرا کوئی بھی شبیر نہیں ہو سکتا

(شبیر نازش)